قرآنی بیان

شانِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

11-April-2025

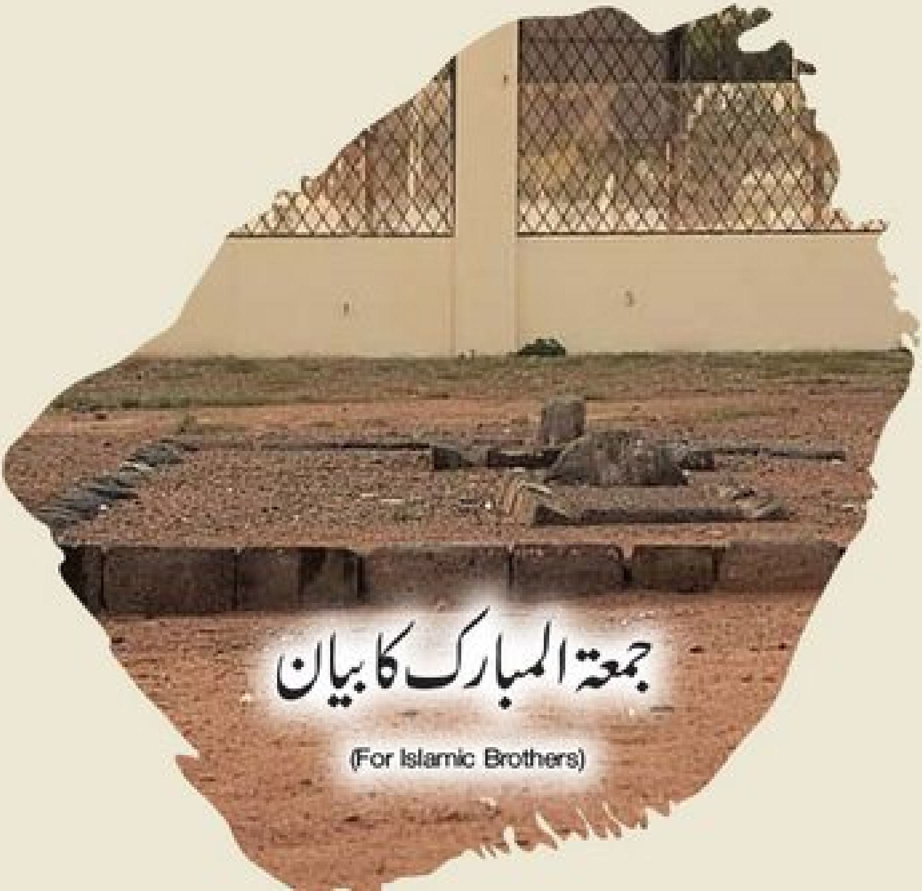

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لئے
11 اپریل، 2025ء (12 شوال، 1446ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

شانِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

(سُورۂ فجر، آیت: 27 تا 30)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. شہادتِ امیر حمزہ پر غمِ مصطفےٰ
✿.. خاصُ الخاص بندے کون...؟
✿.. شانِ امیر حمزہ میں آیتِ قرآنی
✿.. اللہ پاک کی رِضا میں رَاضی رہنے کے فضائل

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درود پاک کی فضیلت ہے

اَرْبعینِ عطّار، قسط:2، صفحہ:32، حدیث پاک نمبر 32 ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلَاةِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ

ترجمہ: فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک نے میری اُمّت کے لئے مجھ پر درودِ پاک پڑھنے کے بدلے اعلیٰ درجات رکھے ہیں۔[1]

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے — دَم بَدَم اور بار بار درود
کون جانے درود کی قیمت — ہے عجب دُرِّ شاہوار درود
مومنو! آپ پر پڑھے جاؤ — باادب اور باوقار درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ (پارہ:30، الفجر:27-30)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

1 ...القول البدیع، صفحہ:342۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : : اے اِطمینان والی جان! اپنے ربّ کی طرف اِس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخِل ہو جا اور میری جنّت میں داخِل ہو جا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان ہیں، آپ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت سے 2 سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے 4 مشہور اَلْقاب ہیں: (1): اَسَدُ اللہ (اللہ کا شیر) (2): اَسَدُ الرَّسُول (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا شیر) (3): فاعِلُ الْخَیْرات (بہت بھلائی کے کام کرنے والا) اور (4): سَیِّدُ الشُّھَدَاء (شہیدوں کے سردار)۔[1]

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کئی جہتوں سے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رشتے دار ہیں: (1): آپ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان ہیں (2): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی والدہ، سیدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی چچا زاد بہن ہیں، یوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خالہ زاد بھائی ہوئے (3): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رضاعی بھائی بھی ہیں کہ حضرت ثُوَیْبَہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عنہما جو رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی مائیں ہیں، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے بھی

---

1 ...شرح زرقانی مواہب الدنیہ، جلد:4، صفحہ:470، اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

ان دونوں سے دودھ نوش فرمایا ہے۔[1]

کیا پوچھتے ہو کیا ہیں حضرت امیرِ حمزہ | حیرت کی انتہا ہیں حضرت امیرِ حمزہ
اللہ رے یہ نسبت! اللہ رے یہ عظمت! | سرکار کے چچا ہیں حضرت امیرِ حمزہ

اللہ ورسول کے شیر

معجمِ کبیر میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک ساتوں آسمان پر لکھا ہے: حَمۡزَۃُ بۡنُ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ اَسَدُ اللہِ وَاَسَدُ رَسُوۡلِہٖ یعنی حضرت حمزہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔[2]

وہی شیر ہیں خُدا کے اور شیر مصطفےٰ کے | ہیں مُحِبِّ حبیبِ دَاوَرْ آقا امیر حمزہ!

حضرت امیر حمزہ کی شہادت

پیارے اسلامی بھائیو! 15 شوال، 3 ہجری کو حق وباطِل کا عظیم معرکہ ہوا، جسے **غزوۂ اُحد** کہا جاتا ہے، غزوۂ اُحد میں حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شریک تھے، آپ بہت بہادری سے لڑے، آخر شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہوئے۔[3] بوقتِ شہادت آپ کی عمر مبارک 57 سال تھی۔[4]

سرداری تمہیں حاصِل ہے سارے شہیدوں کی | یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ!

---

1 ...اُسد الغابۃ، رقم: 1251، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 67۔
2 ...معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 266، حدیث: 2881۔
3 ...معرفۃ الصحابۃ، رقم: 563، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 17 خلاصہ۔
4 ...اُسد الغابۃ، رقم: 1251، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 70۔

احسان نہ بھولے گا میدانِ اُحُد تیرا | ہے اس کی شبِ جاں میں اب تیری ضیا حمزہ!

شہادتِ امیر حمزہ پر غمِ مصطفےٰ

روایات میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی لاش مبارک کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: يَاحَمْزَةُ اے حمزہ! يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللهِ اے رسول اللہ کے چچا جان! وَأَسَدَ اللهِ وأَسَدَ رَسُوْلِهٖ اے اللہ و رسول کے شیر! يَاحَمْزَةُ يَافَاعِلَ الْخَيْرَاتِ اے حمزہ! اے بھلائی میں آگے بڑھنے والے! يَاحَمْزَةُ يَاكَاشِفَ الْكُرُبَاتِ اے حمزہ! اے رنج و غم دور کرنے والے! يَاحَمْزَةُ يَاذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ اے حمزہ! اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنوں کو دور بھگانے والے![1]

آپ کے دَم سے بڑھی شوکتِ اسلام شہا! | باعثِ قُوَّتِ ایمان ہو حضرت حمزہ!
آپ کو بخشا گیا سیدِ شہدا کا لقب | دِین پہ اس طرح قربان ہو حضرت حمزہ!
آپ کے اُسوَۂ حَسَنہ پہ مُشاہَد بھی چلے | اس نکمے پہ یہ احسان ہو حضرت حمزہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ امیر حمزہ میں آیتِ قرآنی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے شروع میں پارہ:30، سورۂ فجر کی 4 آیاتِ کریمہ سُننے کی سعادت حاصِل کی، روایات کے مطابق یہ آیات حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان ہی میں نازِل ہوئی ہیں،[2] جب آپ کی رُوح مبارک جسمِ پاک سے جُدا ہونے لگی تو آپ کو

---

1 ...ذخائر العقبیٰ، صفحہ:306۔

2 ... تفسیر خازن، پارہ:30، سورۂ فجر، زیرِ آیت:27، جلد:4، صفحہ:428۔

خطاب ہوا:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پارہ:30، الفجر:27)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : اے اِطمینان والی جان۔

نفسِ انسانی کی 3 قسمیں ہیں: (1):وہ نفس جو بُرائی پر اُبھارتا رہتا ہے، اُسے نَفْسِ اَمَّارَہ کہتے ہیں (2):وہ نفس جو بندے کو گُناہ پر ڈانٹتا اور ملامت کرتا رہتا ہے، اسے نَفْسِ لَوَّامَہ کہتے ہیں (3): تیسرا نفس ہے: نَفْسِ مُطْمَىٕنَّہ، یہ سب سے اَفضل اور اَعلیٰ درجے کا ہوتا ہے، جب آدمی کا اندر، اس کا ضمیر، اس کا نفس اللہ پاک کے احکام اور اس کی رضا کی طلب میں رچ بس جائے، اُسے نیکی کرنے میں مزہ آنے لگے، سکون ملنے لگے، نیکی سے ہٹنا، نیکی سے رُکنا اس پر بوجھ ہوتا ہے، ایسے نفس کو نَفْسِ مُطْمَىٕنَّہ کہتے ہیں۔[1]

چنانچہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ کا آخری وقت ہوا تو آپ کو خطاب ہوا:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پارہ:30، الفجر:27)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : اے اِطمینان والی جان۔

مزید فرمایا گیا:

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ (پارہ:30، الفجر:28)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : اپنے ربّ کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔

یعنی اپنے رَبّ کریم کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تُو اپنے مالِک و خالق سے راضی

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۃ الفجر، زیر آیت:27، جلد:10، صفحہ:674 مفصلاً۔

اور خالِقِ کائنات تجھ سے راضی ہو۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ (پارہ:30، الفجر:29-30)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخِل ہو جا اور میری جنّت میں داخِل ہو جا۔

یعنی اے نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ! میرے خاصُ الخاص، چُنے ہوئے بندوں میں شامِل ہو اور جنّت میں داخِل ہو جا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اِن آیاتِ کریمہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1): حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ والے (یعنی اللہ پاک کی رضا میں ہر دَم راضی رہنے والے، ہر طرح کی تقدیر پر دِل سے خوش رہنے والے) عظیم انسان ہیں (2): آپ اللہ پاک سے راضِی ہیں اور اللہ پاک آپ سے راضِی ہے (3): آپ کو جنّت عطا کی گئی اور (4): آپ کو اللہ پاک کے خاصُ الخاص بندوں میں شامِل کر دیا گیا۔

حضرت حمزہ جنّت میں ٹیک لگائے ہوئے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رات مَیں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا؛ حمزہ (رَضِیَ اللہُ عنہ) اپنے دوستوں کے ساتھ موجود تھے۔(1)

ایک روایت میں ہے، فرمایا: رات مَیں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا: حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عنہ فرشتوں کے ساتھ ہوا میں اُڑ رہے تھے جبکہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ تخت

---

1 ...استیعاب، رقم:331، باب جعفر، جلد:1، صفحہ:314 ملتقطاً۔

پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاصُ الخاص بندے کون...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ان آیات میں ارشاد ہوا:

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ (پارہ:30، الفجر:29)	ترجمۂ کنزُ العرفان : پھر میرے خاص بندوں میں داخِل ہو جا۔

یہاں عِبَادِیْ (یعنی اللہ پاک کے خَاصُ الخاص بندے) کون ہیں؟ اس تعلق سے قرآنِ کریم کی ایک دوسری آیت میں ہے:

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ (پارہ:30، النزعت:5)	ترجمۂ کنزُ العرفان : پھر (قسم ہے!) کائنات کا نظام چلانے والوں کی۔

اللہ پاک کے مختلف فرشتے ہیں، جن کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں ❁ کوئی فرشتہ بارش برسانے پر مُقَرَّر ہے ❁ کوئی پہاڑوں پر ہے ❁ کچھ فرشتے ہمارے اَعْمال لکھنے پر مقرر ہیں، یُوں مختلف فرشتوں کی مختلف ذِمَّہ داریاں ہیں، ان فرشتوں کو **مُدَبِّر** فرشتے کہتے ہیں،[2] عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: جب **نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ** والی ہستی یعنی اَوْلیائے کرام دُنیا سے جاتے ہیں تو انہیں بھی ان فرشتوں میں شامِل کر کے مختلف ڈیوٹیاں دی جاتی ہیں۔[3] اسی

---

1 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:201، حدیث:4942۔

2 ...تفسیر طبری، پارہ:30، سورۂ نازعات، زیرِ آیت:5، جلد:12، صفحہ:420، رقم:36167۔

3 ...تفسیر خازن، پارہ:30، سورۂ نازعات، زیرِ آیت:5، جلد:4، صفحہ:391۔

کے متعلق ارشاد ہوا:

فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾
(پارہ:30، الفجر:29)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔

یعنی اے نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ! اے پاک رُوح...!! میرے خاصُ الخاص بندوں میں داخِل ہو جا...!!

حضرت جعفر طیّار کو 2 پَر عطا کئے گئے

حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ جنگِ مُوْتَہ میں شہید ہوئے، صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: ایک دِن سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، قریب ہی (حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بیوہ) حضرت اَسْمَاء بنت عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی حاضِر تھیں، اچانک سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا۔ حالانکہ وہاں سلام کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کسے جواب دیا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اے اسما! یہ جعفر ہیں جو حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السَّلَام کے ساتھ جا رہے تھے، اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور جعفر نے مجھے بتایا کہ جنگ کے دوران میرے جسم پر 73 زخم لگے تھے، میں نے اِسلامی پرچم سیدھے ہاتھ میں لیا، میرا وہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے اِسلامی جھنڈا اُلٹے ہاتھ میں لیا، میرا وہ ہاتھ بھی کٹ گیا، اللہ پاک نے ان ہاتھوں کی جگہ مجھے 2 پَر عطا فرمائے ہیں، جن کے ذریعے میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہوں اور جہاں چاہتا ہوں، اُترتا ہوں۔[1]

---

1 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر قصۃ شہادۃ جعفر...الخ، جلد:4، صفحہ:219، حدیث:4990۔

امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک رات میں نے جعفر کو دیکھا، اُن کے 2 پَر تھے اور وہ فِرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُڑتے جارہے تھے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا: اللہ پاک کے نیک بندے، اَوْلیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم جب اِس دنیا سے رُخصت ہوتے ہیں، اُن کی رُوحیں جِسْموں سے جُدا ہوتی ہیں تو ایسا نہیں کہ مَعَاذَ اللہ! وہ مَر کر فَنَا ہو جاتے ہیں، نہیں...!! نہیں...!! بلکہ وہ زِندہ ہیں، اُنہیں مختلف ڈیوٹیاں سونپی جاتی ہیں۔

بے کَس کی مدد اور دستگیری

عظیم عاشِقِ رسول حضرت علّامہ یوسُف بن اسماعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، اسی قحط سالی میں حج کے اَیّام بھی آئے۔(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قحط سالی کے باوُجُود عاشقانِ رسول حج کے لئے پہنچے)، حضرت شیخ اَحمد بن محمد دِمْیاطی مصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی مِصْر سے 2 اُونٹ خریدے اور اپنی والدہ محترمہ کو ساتھ لے کر حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے، حج کی ادائیگی سے فارِغ ہو کر سرکارِ اعظم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے مدینۂ منورہ حاضِری ہوئی، یہاں آکر ان کے اُونٹ مَر گئے، ان کا خرچ بھی ختم ہو چکا تھا، لہٰذا بہت پریشانی ہوئی کہ اُونٹ مَر گئے ہیں، واپسی کا کرایہ بھی نہیں ہے، اب گھر واپسی کیسے ہوگی؟ اسی پریشانی کے عالَم میں شیخ احمد دِمْیَاطی رحمۃُ اللہِ علیہ شیخ صَفِیُّ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور تمام صورت

1 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، کان جعفر بن ابی طالب...الخ، جلد:4، صفحہ:219، حدیث:4990۔

حال عرض کی، شیخ صفیُّ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آپ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیجئے، وہاں قرآنِ کریم کی تلاوت کیجئے اور اپنی پریشانی عرض کر دیجئے!

شیخ اَحْمد دِمْیاطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس نصیحت پر عَمَل کیا اور حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو گئے، وہاں قرآنِ مجید کی تلاوت کی، پھر حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں اپنی پریشانی عرض کر دی۔ یہاں سے حاضِر ہو کر جب آپ واپس اپنی رہائش پر پہنچے تو والدہ محترمہ نے کہا: بیٹا! ایک شخص تمہارا پوچھ رہا تھا۔

یہ سُن کر شیخ اَحْمد دِمْیاطی رحمۃُ اللہِ علیہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک بارُعب اور سفید داڑھی والی شخصیت ہیں، انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: شیخ احمد! مرحبا...!! شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چومے۔ انہوں نے فرمایا: احمد! آپ مِصْر چلے جائیے! عرض کیا: عالی جاہ! کیسے جاؤں؟ میرے پاس تو کرایہ بھی نہیں ہے اور اُونٹ بھی مَر گئے ہیں۔ وہ بزرگ شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ کو ساتھ لے کر مِصْری حاجیوں کے ایک خیمے میں گئے اور ایک شخص کو اُونٹوں کا کرایہ دے کر فرمایا: آپ شیخ احمد اور ان کی والدہ کو مِصْر پہنچا دیں۔ اس مِصْری حاجی نے بھی اُن بزرگ کی بہت عزّت کی، اب شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے جلدی سے اپنا سامان تیار کیا، والدہ محترمہ کو ساتھ لیا اور مِصْری حاجیوں کے خیمے میں پہنچ گئے، اس وقت تک وہ نیک بزرگ وہیں تشریف فرما تھے، اب نماز کا وقت تھا، شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ اُن بزرگ کے ساتھ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، بزرگ نے فرمایا: اَحْمد! آپ چل کر نماز ادا کیجئے! شیخ اَحْمد رحمۃُ اللہِ علیہ مسجد میں پہنچے،

نماز ادا کی، منتظر تھے کہ نیک بزرگ بھی آتے ہی ہوں گے مگر وہ تشریف نہ لائے، شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے انہیں بہت تلاش کیا مگر کہیں نہ ملے، آخر میں شیخ صَفِیُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اَور سارا واقعہ عرض کیا۔ شیخ صَفِیُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن بزرگ کے حلیہ شریف کے بارے میں سُن کر فرمایا: وہ نیک بزرگ کوئی اور نہیں بلکہ رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہی تھے جو آپ کی پریشانی دُور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ (1)

سرکار کے ہیں دِلبر آقا امیرِ حمزہ! ہیں مُحِبّ حَبِیبِ داوَر آقا امیرِ حمزہ!
بھرتے ہیں سب کا دامن اللہ کی عطا سے آ جائے جو بھی در پر آقا امیرِ حمزہ!
بھر دیجئے مری جھولی، صدقے میں مصطفٰے کے آیا ہوں تیرے در پر آقا امیرِ حمزہ!
طیبہ میں مَیں بھی آؤں، اب دیجئے اجازت میرے غریب پرور آقا امیرِ حمزہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمانوں کی حفاظت فرمائی

شیخ سعید بن قُطب رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک پر کثرت سے حاضِری دیا کرتے تھے۔ عموماً مدینۂ منورہ کے رہنے والے عاشقانِ رسول 12 رجب کو حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مُبارَک پر حاضِری دیتے تھے مگر حضرت سعید بن قطب رحمۃُ اللہِ علیہ کچھ دِن پہلے ہی حاضِر ہو جاتے اور 12 رجب تک وہیں ٹھہرے رہتے تھے۔ **شیخ محمد بن عبدُ اللطیف مالکی** رحمۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** ایک روز میں بھی شیخ سعید رحمۃ

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد:1، صفحہ:108 خلاصۃً۔

اللہِ علیہ کے ساتھ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہو گیا، رات ہوئی تو سب لوگ سو گئے، میں ان کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا، رات کو میں نے وہاں ایک گھوڑے سوار دیکھا، جو مزارِ مُبارَک کے قریب چکر لگا رہا تھا، میں نے اس گھوڑے سوار سے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میرا نام حمزہ بن عبد الْمُطّلب ہے اور میں تم لوگوں کی حفاظت کر رہا ہوں۔ اتنا فرما کر حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔(1)

بابُ الدُّعا ہے بے شک جن کا مزارِ اَنْور	وہ بندۂ خدا ہیں حضرت امیر حمزہ

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اِن ایمان اَفروز واقعات سے معلوم ہوا: حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ وہ عظیم اور پاک رُوح والی ہستی ہیں، آپ کو حکم ہوا:

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ (پارہ:30، الفجر:29)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔

آپ اَلحمدُلِلّٰہ! ان پاک بندوں میں شامِل ہو کر اللہ پاک کی عطا سے اُس کے بندوں کی مدد فرماتے اور سوالیوں کی جھولیاں بھرتے ہیں۔

اللہ پاک کی رِضا میں رَاضِی رہنے کے فضائل

اللہ پاک کی حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر کروڑوں رحمتیں برسیں، اللہ پاک ہم گنہگاروں کو ان کا فیضان نصیب فرمائے۔ اس مقام پر یہ بھی غور فرمایئے! کہ نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ یعنی مطمئن جان، اللہ پاک کی رضا میں راضِی رہنے، اس کے اَحکام اور فیصلوں کو دِل و جان سے تسلیم کرنے والے کی کیسی نِرالی شان ہے، ایسا بندہ جب دُنیا سے جاتا ہے، اس کی رُوح

---

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد:1، صفحہ:109 بتغیر قلیل۔

قبض ہو رہی ہوتی ہے تو ساتھ ہی اسے جنّت کی خوشخبری سُنادی جاتی ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! اس سے معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا بہت اعلیٰ وَصف ہے۔

جنّت میں لے جانے والے 3 اعمال

حضرت اَبُو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یَا اَبَا سَعِیْدٍ ثَلَاثَۃٌ مَنْ قَالَھُنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی اے ابو سعید! 3 چیزوں کا جو اقرار کرے، وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ حضرت اَبُو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ 3 چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا: مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (1): یعنی جو اللہ پاک کے رَبّ ہونے (2): اسلام کے دین ہونے اور (3): مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے رسول ہونے پر راضی ہو جائے۔[1]

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ یعنی جو بندہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے رسول ہونے پر راضی ہو جائے، اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

تاج و تخت و حکومت مت دے | کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مژدہ | یااللہ! مری جھولی بھر دے[3]

---

1 ...مسند امام احمد، جلد:4، صفحہ:29، حدیث:11102۔
2 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان ما اعدہ اللہ تعالیٰ...الخ، صفحہ:753، حدیث:1884۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

ایمان کی حَلاوَت نصیب ہو جاتی ہے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان، حضرت عبّاس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ذَاقَ طَعَمَ الۡاِیۡمَانِ مَنۡ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا یعنی جو اللہ پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کی حَلاوَت کو پالیا۔ (1)

علمائے کرام فرماتے ہیں: جس طرح ہماری زبان میں چکھنے اور ذائقہ (***Taste***) محسوس کرنے کی صلاحیت (***Ability***) رکھی گئی ہے، اسی طرح ہمارے دِل میں بھی روحانیات (مثلاً عبادات وغیرہ) کا ذائقہ محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے ❁ ہم اپنی زبان پر کوئی چیز رکھیں تو ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ یہ چیز میٹھی ہے یا کڑوی ہے، ٹھنڈی ہے یا گرم ہے ❁ اسی طرح جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا دِل نماز کا لُطف محسوس کرتا ہے ❁ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو دِل روزے کا لُطف محسوس کرتا ہے ❁ ہم تلاوت کریں ❁ ذِکر اَذْکار کریں ❁ نیکی کی دعوت دیں ❁ نعت شریف پڑھیں ❁ عِلْمِ دین سیکھیں، غرض کوئی بھی نیکی کریں، ہمارے دِل میں ان چیزوں کا لُطف محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے مگر جس طرح بعض اوقات جب ہم بیمار ہو جائیں، بُخار آجائے تو ہمارے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے، ہر چیز کڑوی کڑوی محسوس ہوتی ہے، اسی طرح جب دِل بیمار ہو، دِل پر غفلت کے پردے پڑے ہوں، دِل گُناہ کر کر کے سیاہ ہو جائے، تکبر، خود پسندی (***Selfishness***)، حُبِّ دُنیا، حُبِّ

---

1 ...ترمذی، کتاب الایمان، صفحہ:618، حدیث:2623۔

مال وغیرہ باطنی بیماریاں دِل میں ڈیرہ ڈال لیں تو ہمارا دِل بھی بیمار ہو جاتا ہے، پھر نہ نمازوں میں لُطف ملتا ہے، نہ روزے رکھنے کا سُرُور آتا ہے، نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، یہاں تک کہ دِل سے اِیْمان کا نُور اور اس کا لُطف نکل جاتا ہے، جس کی ایسی حالت ہو، اس پر لازِم ہے کہ وہ اپنے دِل کا علاج کرے اور اس عِلاج کا طریقہ کیا ہے؟ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک طریقہ ہمیں یہ اِرشاد فرمایا ہے کہ بندہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر سچّے دِل سے راضی ہو جائے، اس کی برکت سے گُناہوں کی سیاہی دُور ہو گی، دِل صاف ہو جائے گا اور اسے ایمان کی نورانیت نصیب ہو گی۔ (1)

قبروں سے اُڑ کر جنّت میں داخِل ہونے والے

ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک میری اُمّت کے ایک گروہ کو پَر عطا فرمائے گا، جن کے ذریعے وہ اپنی قبروں سے اُڑ کر جنّت میں چلے جائیں گے اور وہاں جیسے چاہیں گے لطف اندوز ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم حساب دے چکے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نے حساب نہیں دیا۔ فرشتے پھر پوچھیں گے: کیا تم پُل صراط سے گزر چکے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے پُل صراط نہیں دیکھا۔ پھر فرشتے پوچھیں گے: کیا تم نے جہنم کو دیکھا؟ وہ کہیں گے: ہم نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ تب فرشتے ان سے کہیں گے: تم کس کی اُمَّت میں سے ہو؟ وہ خوش بخت جنّتی کہیں گے: ہم امامُ الْانبیا، حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں۔ فرشتے کہیں گے: ہم تمہیں اللہ پاک کی

---

1 ...لمعات التنقیح، کتاب الایمان، جلد:1، صفحہ:228، تحت الحدیث:9 خلاصۃً۔

قسم دیتے ہیں، بتاؤ دنیا میں تمہارے کیا اعمال تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہماری 2عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے ہم اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس مرتبے کو پہنچے؛(1): ہم تنہائی میں بھی اللہ پاک کی نافرمانی سے حیا کرتے تھے اور(2): ہم اللہ پاک کے عطا کردہ تھوڑے رِزق پر راضی رہتے تھے۔[1]

پاؤں پر چوٹ کیوں لگی...؟

حضرت لُقْمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُتَعَلِّق منقول ہے، آپ نے ایک دِن اپنے بیٹے سے فرمایا: تمہیں جو بھی مُعَاملہ درپیش ہو، تمہیں اچھا لگے یا بُرا، اپنے دِل میں یہی رکھو کہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے، بیٹے نے عرض کیا: ابا جان! یہ بات ذرا وضاحت سے سمجھائیے! ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر بات میرے حق میں بہتر ہی ہو؟ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ایک بستی میں اللہ پاک کے ایک نبی علیہ السّلام تشریف فرماہیں، آؤ! اُن کی خِدْمت میں حاضِر ہوں، وہ ہمیں زیادہ بہتر انداز میں سمجھائیں گے۔ چنانچہ دونوں (باپ، بیٹے) نے سامانِ سَفَر لیا، 2 جانوروں پر سُوار ہوئے اور عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے چل پڑے، گرمی شدید تھی، سَفَر لمبا تھا، راستے میں کھانا اور پانی ختم ہو گیا، دونوں باپ بیٹے کو تھکاوٹ بھی ہو گئی، جانور بھی تھک گئے، اب یہ دونوں حضرات جانوروں سے اُترے اور پیدل چلنے لگے، چلتے چلتے کافِی دُور جا کر حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کو دُور کہیں سے دُھواں اُٹھتا ہوا دِکھائی دِیا، کچھ ڈھارس بندھی کہ آبادی قریب ہی ہے مگر ساتھ ہی ایک مشکل بھی کھڑی ہو گئی، کوئی نوکیلی ہڈی تھی، وہ آپ کے بیٹے کے پاؤں میں لگی اور آر پار ہو

1... قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، جلد:2، صفحہ:65۔

گئی، خُون بہنے لگا، کئی دِن کے مُسَافِر، شدید گرمی، پانی بھی نہیں ہے، کھانا بھی نہیں ہے، ایسی حالت میں خون نکلا تو حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کا شہزادہ غَش کھا کر زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا، بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، آپ نے بڑی مشکل سے وہ ہڈی پاؤں سے نکالی، پٹی باندھی، کچھ اِفَاقہ ہوا تو بیٹے کو ہوش آگیا، اب آپ کے بیٹے نے عرض کیا: اَبّا جان! ہم مُسَافِر ہیں، شدید گرمی ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، اس حالت میں مجھے چوٹ بھی لگ گئی، نہ ہم آگے چلنے کے لائق ہیں، نہ واپس پلٹ سکتے ہیں، ہمارا کوئی پُرسانِ حال بھی نہیں ہے، بتایئے! یہ سب کچھ میرے لئے بہتر کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت لُقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بیٹا! یہ جو مصیبت ہمیں پہنچی ہے، ہو سکتا ہے اس کے ذریعے کوئی بڑی مصیبت ہم سے ٹال دی گئی ہو۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہیں تھیں کہ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کو دُور سے کوئی شخص آتا دکھائی دِیا، آپ کچھ مطمئن ہوئے مگر جلد ہی وہ نظروں سے اَوجھل ہو گیا، پھر آپ کو ایک آواز سُنائی دی: **اَنْتَ لُقْمَان** کیا تم لقمان ہو؟ کہا: جی ہاں! میں لقمان ہوں۔ پوچھا: حکیم لقمان؟ کہا: **لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔** پوچھنے والے نے پھر پوچھا: تمہارے بیٹے نے کیا کہا ہے؟ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ سامنے کیوں نہیں آتے؟ آواز آئی: میں جبریل ہوں، میں صِرف نبیوں اور فرشتوں کو دِکھائی دیتا ہوں۔ کہا: اگر آپ جبریل ہیں، تب تو آپ ہمارے حال سے واقِف ہوں گے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے ایک شہر پر عذاب نازِل کرنے کے لئے بھیجا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم دونوں بھی اس شہر کی طرف بڑھ رہے ہو، چنانچہ میں نے اللہ پاک سے دُعا کی: یا اللہ

پاک! ان دونوں کو اس شہر میں داخل ہونے سے روک دے، میری دُعا قبول ہوئی اور تمہارا بیٹا تکلیف میں مبتلا ہو گیا، اگر ایسا نہ ہوتا اور تم شہر میں داخِل ہو جاتے تو تم بھی شہر والوں کے ساتھ عذاب میں گرفتار ہو جاتے۔[1]

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** معلوم ہوا؛ ہمارے ساتھ جو بھی ہوتا ہے، بہتر ہی ہوتا ہے، اللہ پاک ہمیں جس حال میں بھی رکھتا ہے، وہی حال ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہیں، کبھی بھی دِل میلا نہ کریں، نہ ہی زبان پر شکوہ لایا کریں۔

اللہ پاک ہم سب کو راضی بہ رضا رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Hajj & Umrah*** (حج و عمرہ)۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے ❁ آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج و عمرہ کے ضروری مسائل ❁ حج و عمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین کے اَہَم زیارت کے مقامات کی معلومات حاصِل کر سکتے ہیں ❁ اور ایک بہت اَہَم فیچر ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (***3D Videos***) کے ذریعے حج و عمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال

---

[1] ... الرضا عن اللہ بقضائہ لابن ابی الدنیا، حکایات عن الراضین، صفحہ: 62-63۔

کر لیجئے! اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: جمعہ کے دن غسل کرنا سنّت ہے۔

وضاحت: ہمارے ہاں! بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نے جمعہ کے دن غسل نہ کیا تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے: جس نے جمعہ کے دن غسل نہ کیا صرف وضو کرکے نمازِ جمعہ ادا کرلی تو اس کی نماز ہوجائے گی۔ البتہ اگر کسی پر غسل فرض ہو تو غسل کئے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا اگر پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔[1] دُرِّ مُختَار میں ہے کہ نمازِ جمعہ اور نمازِ عید کے لیے غسل مسنون ہے۔[2] لیکن یاد رکھئے...!! نمازِ جمعہ کے لئے غسل کرنے والے کی فضلیت بہت زیادہ ہے، چنانچہ مروی ہے کہ جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔[3] اور ایک روایت میں ہے: جو جُمُعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب وہ (مسجد کی طرف) چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر 20 سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نَماز سے فارغ ہو تو اُسے 200 برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔[4] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام

---

1 ...دار الافتاء اہل سنت، ریفرنس نمبر: WAT-2380۔
2 ...ردالمحتار علی الدر المختار، جلد: 1، صفحہ: 168۔
3 ...معجمِ کبیر، جلد: 4، صفحہ: 352، حدیث: 7923۔
4 ...معجمِ اوسط، جلد: 2، صفحہ: 314، حدیث: 3397۔

سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا آخِرُ

جو کسی جگہ جائے اور یَا آخِرُ پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وہاں عزّت و توقیر پائے گا۔ [1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 256۔